خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

اتوار
23- اپریل 1995ء

روزنامہ
# الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر
ایل ۵۲۵۴

جلد 45-80 نمبر 91 | اتوار - 22 ذیقعدہ - 1415ھ' 23 شہادت 1374 ہش' 23 اپریل 1995ء

## نیکی کی تلقین کرنا اور برائیوں سے روکنا چاہئے

زبان کو جیسے خدا تعالیٰ کی رضامندی کے خلاف کسی بات کے کہنے سے روکنا ضروری ہے۔ اسی طرح امر حق کے اظہار کے لئے کھولنا لازمی امر ہے۔ (نیکی کی تلقین کرنا اور برائیوں سے روکنا) ایمان والوں کی شان ہے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے سے پہلے ضروری ہوتا ہے کہ انسان اپنی عملی حالت سے ثابت کر دکھائے کہ وہ اس قوت کو اپنے اندر رکھتا ہے۔ کیونکہ پیشتر اس کے کہ وہ دوسروں پر اپنا اثر ڈالے اس کو اپنی حالت اثر انداز بھی تو بنانی ضروری ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

# ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

انسان کو چاہئے کہ تقویٰ کو ہاتھ سے نہ دیوے اور خدا تعالیٰ پر بھروسہ رکھے تو پھر اسے کسی قسم کی تکلیف نہیں ہو سکتی۔ خدا تعالیٰ پر بھروسہ کے یہ معنے نہیں ہیں کہ انسان تدبیر کو ہاتھ سے چھوڑ دے بلکہ یہ معنے ہیں کہ تدبیر پوری کرکے پھر انجام کو خدا تعالیٰ پر چھوڑے اس کا نام توکّل ہے۔ اگر وہ تدبیر نہیں کرتا اور صرف توکل کرتا ہے تو اس کا توکل پھوکا (جس کے اندر کچھ نہ ہو) ہوگا۔ اور اگر نری تدبیر کرکے اس پر بھروسہ کرتا ہے اور خدا تعالیٰ پر توکل نہیں ہے تو وہ تدبیر بھی پھوکی (جس کے اندر کچھ نہ ہو) ہوگی۔ (ملفوظات جلد سوم ص ۵۶۶)

عُجب اور ریا بہت مہلک چیزیں ہیں ان سے انسان کو بچنا چاہئے انسان ایک عمل کرکے لوگوں کی مدح کا خواہاں ہوتا ہے۔ بظاہر وہ عمل عبادت وغیرہ کی صورت میں ہوتا ہے جس سے خدا تعالیٰ راضی ہو مگر نفس کے اندر ایک خواہش پنہاں ہوتی ہے کہ فلاں فلاں لوگ مجھے اچھا کہیں اس کا نام ریا ہے اور عُجب یہ کہ انسان اپنے عمل سے اپنے آپ کو اچھا جانے کہ نفس خوش ہو ان سے بچنے کی تدبیر کرنی چاہئے کہ اعمال کا اجر ان سے باطل ہو جاتا ہے۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۵۶۷)

## صحیح طریق سے کوشش کرنے پر کامیابی حاصل ہوتی ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

دنیا میں اکثر ناکامیاں اور بہت سی نامرادیاں اس وجہ سے نہیں ہوتیں کہ لوگ اپنے مقصد اور مدعا کے حاصل کرنے کی کوشش اور سعی نہیں کرتے۔ بلکہ اس لئے ہوتی ہیں کہ اکثر لوگ ان طریقوں اور سامانوں سے واقف نہیں ہوتے جن کے ذریعہ اس کام میں کہ جس کے پیچھے وہ لگتے ہیں کامیابی حاصل ہو سکتی ہے۔ پس چونکہ وہ ان قواعد سے واقف نہیں ہوتے جن کے نتیجہ میں کامیابی ہوتی ہے اور ان سامانوں سے آگاہ نہیں ہوتے جن کے مہیا کرنے کے بعد مراد کا منہ دیکھنا نصیب ہوتا ہے۔ اس لئے ان کی کوشش اور سعی بے سود رہتی ہے کیونکہ جب تک انسان ان ذرائع کو استعمال نہ کرے جو کامیابی کے لئے مقرر ہیں۔ اس وقت تک وہ خواہ کتنی ہی کوشش کرے۔ مراد حاصل نہیں کر سکتا۔

مثلاً ایک شخص پیاسا ہے اور اسے پانی کی ضرورت ہے۔ اب یہ نہیں ہوگا کہ ایک خاص حد تک کوشش کرنے سے اسے پانی مل جائے گا۔ گو پانی اس کے پاس ہی موجود ہو اور اس تک اس کا ہاتھ بھی پہنچ سکتا ہو' لیکن اگر وہ اس طریق سے پانی کے حاصل کرنے کی کوشش نہ کرے گا۔ جس سے وہ حاصل ہو سکتا ہے تو خواہ اس کوشش سے ہزار درجہ بھی زیادہ محنت اور مشقت اپنے اوپر ڈال لے پانی حاصل نہیں کر سکے گا۔ مثلاً ایک شخص کے پاس ہی پانی کا بھرا ہوا گھڑا موجود ہو۔ اس کے لئے پانی حاصل کرنے کا صحیح طریق تو یہ ہے کہ گھڑے کے پاس جا کر اسے الٹائے۔ اور خواہ برتن میں خواہ چلو میں پانی لے' لیکن اگر وہ اس گھڑے کے پاس نہیں جاتا اور اس سے ایک گز دور بیٹھ کر ہاتھ جوڑتا اور بڑی عاجزی اور فروتنی سے کہتا ہے۔ اے پانی میرے منہ میں آ جا۔ اور اس کے لئے روتا چلاتا اور بڑی آہ زاری کرتا ہے اور وہ بھی ایک دن نہیں' دو دن نہیں بلکہ متواتر کئی دن۔ اس طرح اسے اس شخص کی نسبت جس نے گھڑا الٹا کر پانی لے لیا ہو۔

باقی صفحہ ۷ پر

**اگر خدا تعالیٰ کی طرف ذرا سی حرکت کروگے تو وہ اس سے زیادہ تمہاری طرف حرکت کرے گا**

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

## تقریب شادی

○ مکرم طاہر سعید صاحب ابن مکرم محمد سعید احمد صاحب انجینئر کا نکاح ۲۴- مارچ ۹۵ء کو عزیزہ امتہ المتین صاحبہ بنت مکرم عبدالحمید صاحب (وفات یافتہ) ڈائریکٹر P.W.D. کے ساتھ پچاس ہزار روپے حق مہر پر مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی سلسلہ نے دارالذکر لاہور میں پڑھا۔ ۲۵- مارچ کو تقریب رخصتانہ ہوئی اس موقع پر محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے احمدیوں کی شادیوں کی سادگی اور وقار کے بارے میں حاضرین سے خطاب فرمایا اور دعا کروائی۔ ۲۶- مارچ کو کمیونٹی سنٹر ڈیفنس سوسائٹی لاہور چھاؤنی میں ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر محترم آفتاب احمد خان صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ نے مہمانوں سے خطاب فرمایا۔ اور امامت کے قرب کی برکتوں کا ذکر کرتے ہوئے فریقین کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف بڑے احسن رنگ میں توجہ دلائی اور دعا کروائی۔

قارئین سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

## نکاح

○ مکرم محمد احمد خان صاحب حال جرمنی ابن مکرم محمد ہارون خان صاحب سنیئر ہیڈ ماسٹر کا نکاح بہمراہ عزیزہ مکرمہ فرخندہ سعید صاحبہ بنت مکرم سعید احمد خان صاحب آف مردان' بعوض مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر مکرم شیخ محمد نعیم صاحب انچارج شعبہ رشتہ ناطہ نے مورخہ ۱۳- اپریل ۹۵ء کو پڑھا اور دعا کرائی۔ احباب کرام سے رشتہ کے مبارک ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

## درخواست دعا

○ مکرم منصور احمد جاوید چٹھہ صاحب مراقب خدام الاحمدیہ پاکستان کی والدہ محترمہ حمیدہ طاہر صاحبہ بعارضہ قلب بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال ربوہ کے انتہائی نگہداشت وارڈ میں داخل ہیں۔ حالت تشویش ناک ہے۔ احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

| روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد<br>مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ<br>مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ | قیمت<br>دو روپیہ |
|---|---|---|

۲۳- شہادت ۱۳۷۴ ھش ۲۳ - اپریل ۱۹۹۵ء


# مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

① بعض لوگ اس قسم کے بھی ہیں جو بظاہر دعا بھی کرتے ہیں مگر اس کے فیوض اور ثمرات سے بے بہرہ رہتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ آداب الدعا سے ناواقف ہوتے ہیں اور دعا کے اثر اور نتیجہ کے لئے بہت جلدی کرتے ہیں اور آخر تھک کر رہ جاتے ہیں حالانکہ یہ طریق ٹھیک نہیں ہے۔ پس کچھ تو پہلے ہی زمانہ کے اثر اور رنگ سے اسباب پرستی ہو گئی ہے اور دعا سے غفلت عام ہو گئی۔ خدا تعالیٰ پر ایمان نہیں رہا۔ نیکیوں کی ضرورت نہیں سمجھی جاتی اور کچھ ناواقفی اور جہالت نے تباہی کر رکھی ہے کہ حق کو چھوڑ کر صراط مستقیم کو چھوڑ کر اور طریقے اور راہ ایجاد کر لئے ہیں۔ جس کی وجہ سے لوگ بھٹکتے پھر رہے ہیں اور کامیاب نہیں ہوتے۔

سب سے پہلے یہ ضروری ہے کہ جس سے دعا کرتا ہے اس پر کامل ایمان ہو۔ اس کو موجود۔ سمیع۔ بصیر۔ خبیر۔ علیم۔ متصرف۔ قادر سمجھے اور اس کی ہستی پر ایمان رکھے کہ وہ دعاؤں کو سنتا ہے اور قبول کرتا ہے۔

② ضروری بات خدا شناسی ہے کہ خدا تعالیٰ کی قدرت اور جزا سزا پر ایمان ہو۔ اسی کی کمی سے دنیا میں فسق و فجور ہو رہا ہے لوگوں کی توجہ دنیا کی طرف اور گناہوں کی طرف بہت ہے دن اور رات یہی فکر ہے کہ کسی طرح دنیا میں دولت' وجاہت' عزت ملے۔ جس قدر کوشش ہے خواہ کسی پیرایہ میں ہی ہو مگر وہ دنیا کے لئے ہے خدا تعالیٰ کے لئے ہرگز نہیں۔ دین کا اصل لب اور خلاصہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ پر سچا ایمان ہو۔

انسان اگر چاہتا ہے کہ اپنی عمر بڑھائے اور لمبی عمر پائے تو اس کو چاہئے کہ جہاں تک ہو سکے خالص دین کے واسطے اپنی عمر کو وقف کرے یہ یاد رکھے کہ اللہ تعالیٰ سے دھوکا نہیں چلتا جو اللہ تعالیٰ کو دغا دیتا ہے وہ یاد رکھے کہ اپنے نفس کو دھوکا دیتا ہے وہ اس کی پاداش میں ہلاک ہو جاوے گا۔

پس عمر بڑھانے کا اس سے بہتر کوئی نسخہ نہیں ہے کہ انسان خلوص اور وفاداری کے ساتھ اعلاء کلمہ (دین حق) میں مصروف ہو جاوے اور خدمت دین میں لگ جاوے اور آج کل یہ نسخہ بہت ہی کارگر ہے کیونکہ دین کو آج ایسے مخلص خادموں کی ضرورت ہے۔ اگر یہ بات نہیں ہے تو پھر عمر کا کوئی ذمہ دار نہیں ہے یونہی چلی جاتی ہے۔

ظلم کے ہاتھوں پسنے والوں کا ہے یہ انعام
عزت اور توقیر سے لے گی دنیا ان کا نام
مار مٹانے والے خود ہوتے ہیں ملیا میٹ
مرنے والے کو ملتا ہے جینے کا پیغام

ابوالاقبال

---

یہ کیوں اِک خامشی میں غرق ہیں کون و مکاں اب بھی
کہی جاتی نہ ہو میری کہیں پر داستاں اب بھی

مِری افتاد نے جس کو سجودِ شوق بخشے تھے
جُھکی رہتی ہے اس در پر جبینِ آسماں اب بھی

میسّر ہی نہیں آیا سکوں ترکِ محبت پر
بقائے عشق کی ضامن ہیں یہ بیتابیاں اب بھی

زمانہ ہو گیا ہے ان ملاقاتوں کی راتوں کو
نگاہوں میں تھرکتا ہے وہی رنگِ جناں اب بھی

اسیرانِ قفس میں ہی سہی مَیں ایک مدت سے
مِری فطرت سمجھتی ہے نظامِ گلستاں اب بھی

نہ ہو پھر جستجو برقِ تپاں کو میری جرأت کی
مِری کیوں منتظر رہتی ہے شاخِ آشیاں اب بھی

فضاؤں میں ابھی تک شوخ رعنائی مچلتی ہے
شباب و شعر کی دنیا میں نغمے ہیں جواں اب بھی

نئے افسانہائے عشق پیدا کر زمانے میں
زبانِ خلق پر ہے اک پرانی داستاں اب بھی

جنوں کا آسرا لے کر قدم اپنے بڑھائے جا
نظر آتا ہے کچھ کچھ تو غبارِ کارواں اب بھی

کسی نے سینکڑوں بار اپنے وعدوں کو ہے جھٹلایا
کسی کا منتظر ہے کیوں نسیمِ خستہ جاں اب بھی

نسیم سیفی

---

اصل رازق خدا تعالیٰ ہے۔ وہ شخص جو اس پر بھروسہ کرتا ہے کبھی رزق سے محروم نہیں رہ سکتا۔ وہ ہر طرح سے اور ہر جگہ سے اپنے پر توکل کرنے والے شخص کے لئے رزق پہنچاتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو مجھ پر بھروسہ کرے اور توکل کرے میں اس کے لئے آسمان سے برساتا اور قدموں میں سے نکالتا ہوں۔ پس چاہئے کہ ہر ایک شخص خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

خلافت لائبریری ربوہ



# مال کے متعلق احتیاط

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی اپنی ایک تصنیف میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سیرت و سوانح بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

آنحضرت ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق بادشاہ بھی بنا دیا تھا اور گو آپؐ کے مخالفین نے ناخنوں تک زور مارا۔ مگر خدا کے وعدوں کو پورا ہونے سے کون روک سکتا ہے۔ باوجود ہزاروں بلکہ لاکھوں دشمنوں کے اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو اپنے دشمنوں پر فتح دی۔ اور وہ سب آپؐ کے سامنے گردنیں جھکا دینے پر مجبور ہوئے۔ اور انہیں چاروناچار آپؐ کے آگے سرنیازمندی جھکانا پڑا۔ مختلف ممالک سے زکوٰۃ وصول ہو کر آنے لگی۔ جس کا انتظام آپؐ ہی کرتے تھے۔ مگر جس رنگ میں کرتے تھے۔ اسے دیکھ کر سخت حیرت ہوتی ہے۔

آجکل کے بادشاہوں کو دیکھو کہ وہ لوگوں کا روپیہ کس طرح بے دریغ اڑا رہے ہیں۔ وہ مال جو غرباء کے لئے جمع ہو کر آتا ہے۔ اسے اپنے اوپر خرچ کر ڈالتے ہیں۔ اور ان کے خزانوں کا کوئی حساب نہیں۔ اگر وہ اپنے خاص اموال کو اپنی مرضی کے مطابق خرچ کریں تو ان پر کوئی اعتراض نہ ہو۔ مگر غرباء کے اموال جو صرف تقسیم کرنے کے لئے ان کے سپرد کئے جاتے ہیں۔ ان پر بھی وہ ایسا دست تصرف پھیرتے ہیں کہ جیسے خاص ان کا اپنا مال ہے اور کوئی انہیں پوچھنے والا نہیں۔ مگر آنحضرت صلعم کا حال بالکل اس کے برخلاف تھا۔ آپؐ کبھی لوگوں کے اموال پر ہاتھ نہ ڈالتے۔ بلکہ باوجود اپنے لاثانی تقویٰ اور بے نظیر خشیت الٰہی کے آپؐ لوگوں کے اموال کو اپنے گھر میں بھی رکھنا پسند نہ فرماتے تھے۔ حضرت عقبہؓ فرماتے ہیں کہ:-

ترجمہ۔ میں نے نبی کریم ﷺ کے پیچھے مدینہ میں عصر کی نماز پڑھی۔ پس آپؐ نے سلام پھیرا۔ اور جلدی سے کھڑے ہو گئے اور لوگوں کی گردنوں پر سے کودتے ہوئے اپنی بیویوں میں سے ایک کے حجرہ کی طرف تشریف لے گئے۔ لوگ آپؐ کی اس جلدی کو دیکھ کر گھبرا گئے۔ پس جب باہر تشریف لائے تو معلوم کیا کہ لوگ آپؐ پر متعجب ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ مجھے یاد آگیا کہ تھوڑا سا سونا ہمارے پاس رہ گیا ہے۔ اور میں نے ناپسند کیا کہ وہ میرے پاس پڑا رہے۔ اس لئے میں نے حکم دیا کہ اسے تقسیم کر دیا جائے۔

اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ مال کے معاملہ میں نہایت محتاط تھے۔ اور یہ بھی پسند نہ فرماتے کہ کسی بھول چوک کی وجہ سے لوگوں کا مال ضائع ہو جائے۔ آپؐ کی نسبت یہ تو خیال کرنا بھی گناہ ہے کہ (اللہ تعالیٰ کی پناہ)

آپ اپنے نفس پر اس بات سے ڈرے ہوں کہ کہیں اس سونے کو میں خرچ نہ کرلوں۔ مگر اس سے یہ نتیجہ ضرور نکلتا ہے کہ آپؐ اس بات سے ڈرے کہ کہیں جہاں رکھا ہو۔ وہیں پڑا رہے۔ اور غرباء اس سے فائدہ اٹھانے سے محروم رہ جائیں۔ اور اس خیال کے آتے ہی آپؐ دوڑ کر تشریف لے گئے اور فوراً وہ مال تقسیم کروایا۔ اور پھر مطمئن ہوئے۔

اس احتیاط کو دیکھو اور اس بے احتیاطی کو دیکھو۔ جس میں آج (—) مبتلا ہو رہے ہیں۔ امانتوں میں کس بے دردی سے خیانت کی جارہی ہے۔ لوگ کس طرح غیروں کا مال شیرمادر کی طرح کھا رہے ہیں۔ حقوق کا اتلاف کس زوروشور سے جاری ہے۔ مگر کوئی نہیں جو اپنے نفس کا محاسبہ کرے۔

آنحضرت صلعم جیسا پاک انسان جس پر گناہ کا شبہ بھی نہیں کیا جاسکتا۔ غرباء کے اموال کی نسبت ایسی احتیاط کرے کہ ان کا مال استعمال کرنا تو الگ رہا۔ اتنا بھی پسند نہ فرمائے کہ اسے اپنے گھر میں پڑا رہنے دے۔ اور اب گھر میں رکھنے کا تو کوئی سوال ہی نہیں۔۔ یہ چاہتے ہیں کہ لوگ ہمارے پاس اموال رکھوائیں تاہم پھر انہیں واپس نہ دیں۔ کاش ہمارے روساء اس نکتہ کو سمجھتے اور آنحضرت صلعم کی پیروری اختیار کرتے۔ جو باوجود معصوم ہونے کے اپنے نفس پر ایسا محاسبہ رکھتے کہ ذرہ سی غفلت میں بھی نہ پڑنے دیتے۔ اور یہ لوگ دیکھتے کہ ہم تو اپنے نفوس پر ایسے قابو یافتہ نہیں۔ پھر بغیر کسی حساب کے لوگوں کے اموال کو جمع کرنا ہمارے لئے خطرناک ہوگا۔ مگر اس طرف قطعاً" توجہ نہیں اور کل روپیہ بجائے غرباء کی خبرگیری کے اپنے ہی نفس پر خرچ کر دیتے ہیں۔ اور جن کے لئے روپیہ جمع کیا جاتا ہے اور جن پر خرچ کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے بادشاہوں کو دیا ہے۔ ان کی کوئی خبر ہی نہیں لیتا۔ آنحضرت صلعم کا یہ فعل ہمیشہ کے لئے مسلمان بادشاہوں کے لئے ایک نمونہ ہے۔ جس پر عمل کرنے سے وہ فلاح دارین پا سکتے ہیں۔ اگر رعایا کو یقین ہو جائے کہ ان کے اموال بیجا طور سے نہیں خرچ کئے جاتے۔ تو وہ اپنے بادشاہ کے خلاف سازشوں کی مرتکب نہ ہو۔ مگر ہمارے بادشاہوں نے اپنے حقوق کو آنحضرت صلعم کے حقوق سے کچھ زیادہ ہی سمجھ لیا ہے۔ اور اپنے نفس پر آپؐ سے بھی زیادہ بھروسہ کرتے ہیں۔

## حضرت فاطمہؓ کا سوال

پچھلے واقعہ سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ ایسے محتاط تھے کہ غرباء کا مال جب تک ان کے پاس نہ پہنچ جائے۔ آپ کو آرام نہ آتا۔ اور آپؐ کسی کے حق کے ادا کرنے میں کسی قسم کی سستی یا دیر کو روانہ رکھتے۔ لیکن وہ واقعہ جو میں آگے بیان کرتا ہوں۔ ثابت کرتا ہے کہ آپؐ اموال کی تقسیم میں بھی خاص احتیاط سے کام لیتے۔ اور ایسا کوئی موقعہ نہ آنے دیتے۔ کہ لوگ کہیں کہ آپؐ نے اموال کو خود اپنے ہی لوگوں میں تقسیم کر دیا۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں:-

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے شکایت کی کہ چکی پیسنے سے انہیں تکلیف ہوتی ہے۔ اسی عرصہ میں آنحضرت ﷺ کے پاس کچھ غلام آئے۔ پس آپؓ آنحضرت ﷺ کے پاس تشریف لے گئیں۔ لیکن آپؐ کو گھر پر نہ پایا۔ اس لئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اپنی آمد کی وجہ سے اطلاع دے کر گھر لوٹ آئیں۔ جب آنحضرت ﷺ گھر تشریف لائے۔ تو حضرت عائشہؓ نے جناب کو حضرت فاطمہؓ کی آمد کی اطلاع دی۔ جس پر آپؐ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم اپنے بستروں پر لیٹ چکے تھے۔ میں نے آپؐ کو آتے دیکھ کر چاہا کہ اٹھوں۔ مگر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اپنی اپنی جگہ پر لیٹے رہو۔ پھر ہم دونوں کے درمیان آکر بیٹھ گئے۔ یہاں تک کہ آپؐ کے قدموں کی خنکی میرے سینہ پر محسوس ہونے لگی۔ جب آپؐ بیٹھ گئے تو آپؐ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں کوئی ایسی بات نہ بتادوں جو اس چیز سے جس کا تم نے سوال کیا ہے بہتر ہے۔ اور وہ یہ کہ جب تم اپنے بستروں پر لیٹ جاؤ۔ تو چونتیس دفعہ تکبیر کہو۔ اور تینتیس دفعہ (اللہ تعالیٰ پاک ہے) کہو اور تینتیس دفعہ (سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے) کہو۔ پس یہ تمہارے لئے خادم سے اچھا ہوگا۔

اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ اموال کی تقسیم میں ایسے محتاط تھے کہ باوجود اس کے کہ حضرت فاطمہؓ کو ایک خادم کی ضرورت تھی اور چکی پیسنے سے آپ کے ہاتھوں کو تکلیف ہوتی تھی۔ مگر پھر بھی آپؐ نے ان کو خادم نہ دیا۔ بلکہ دعا کی تحریک کی اور اللہ تعالیٰ کی طرف ہی متوجہ کیا۔ آپؐ اگر چاہتے۔ تو حضرت فاطمہؓ کو خادم دے سکتے تھے۔ کیونکہ جو اموال تقسیم کے لئے آپؐ کے پاس آتے تھے۔ وہ بھی صحابہؓ میں تقسیم کرنے کے لئے آتے تھے۔ اور حضرت علیؓ کا بھی ان میں حق ہو سکتا تھا۔ اور حضرت فاطمہؓ بھی اس کی حقدار تھیں۔ لیکن آپؐ نے احتیاط سے کام لیا۔ اور نہ چاہا کہ ان اموال میں سے اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کو دے دیں۔ کیونکہ ممکن تھا کہ اس سے آئندہ لوگ کچھ کا کچھ نتیجہ نکالتے اور بادشاہ اپنے لئے اموال الناس کو جائز سمجھ لیتے۔ پس احتیاط کے طور پر آپؐ نے حضرت فاطمہؓ کو ان غلاموں اور لونڈیوں میں سے جو آپؐ کے پاس اس وقت بغرض تقسیم آئیں کوئی نہ دی۔

اس جگہ یہ بھی یاد رکھنا چاہئے۔ کہ جن اموال میں آپؐ کا اور آپؐ کا رشتہ داروں کا خدا تعالیٰ نے حصہ مقرر فرمایا ہے۔ ان میں سے آپؐ خرچ فرما لیتے تھے۔ اور اپنے متعلقین کو بھی دیتے تھے۔ ہاں جب تک کوئی چیز آپؐ کے حصہ میں نہ آئے اسے قطعاً خرچ نہ فرماتے۔ اور اپنے عزیز سے عزیز رشتہ داروں کو بھی نہ دیتے۔ کیا دنیا کسی بادشاہ کی مثال پیش کر سکتی ہے جو بیت المال کا ایسا محافظ ہو۔ اگر کوئی نظیر مل سکتی ہے تو صرف اسی پاک وجود کے خدام میں سے ورنہ دوسرے مذاہب اس کی نظیر نہیں پیش کر سکتے۔

مذکورہ بالا واقعات سے روزروشن کی طرح ثابت ہو جاتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نہایت محتاط تھے اور ہر معاملہ میں کمال احتیاط سے کام کرتے تھے۔ خصوصاً اموال کے معاملہ میں آپؐ نہایت احتیاط فرماتے کہ کسی کا حق نہ مارا جائے۔ اور عارضی طور پر بھی لوگوں کی حق رسی میں دیر کرنا پسند نہ فرماتے۔ بلکہ فوراً غرباء کو حقوق دلوا دیتے تھے۔

اب میں اسی امر کی شہادت کے لئے ایک اور واقعہ بیان کرتا ہوں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ لوگوں کے اموال کا خیال رکھنے کے علاوہ ان کے ایمانوں کا بھی خیال رکھتے تھے۔ اور کبھی ایسے چندوں کو قبول نہ فرماتے۔ جو بعد میں کسی وقت چندہ دہندگان کے لئے وبال جان ثابت ہوں یا کسی وقت اسے افسوس ہو کہ میں نے کیوں فلاں مال اپنے ہاتھ سے کھو دیا۔ آج اگر میرے پاس ہوتا تو میں اس سے فائدہ اٹھاتا۔

مکہ میں جب تکالیف بڑھ گئیں اور ظالموں کے ظلموں سے تنگ آکر آنحضرت ﷺ کو پہلے اپنے صحابہ کو دوسرے ممالک میں نکل جانے کا حکم دینا پڑا۔ اور بعدازاں خود بھی اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت اپنا وطن عزیز ترک کر کے مدینہ کی طرف ہجرت اختیار کرنی پڑی۔ تو آپؐ پہلے مدینہ سے کچھ فاصلہ پر بنی عمرو بن عوف کے مہمان رہے اور دس دن سے کچھ زیادہ وہاں ٹھہرے۔ اس کے بعد آپؐ مدینہ تشریف لائے۔ اور چونکہ یہاں مستقل طور پر رہنا تھا۔ اس لئے مکانات کی بھی ضرورت تھی۔ اور سب سے زیادہ ایک مسجد کی ضرورت تھی۔ جس میں نماز پڑھی جائے۔

باقی صفحہ ۴ پر

ابن العطاء

# میرا کالم

دی نیوز آن فرائی ڈے ۱۴- اپریل ۱۹۹۵ء میں فاروق سلہریا نے میلکم ایکس پر ایک مضمون تحریر کیا ہے جس میں انہوں نے کہا ہے کہ یہ افسوس کی بات ہے کہ پاکستانی اس عظیم سیہ فام لیڈر کے متعلق بہت کم جانتے ہیں- یہ بات درست ہے کہ پاکستان میں میلکم ایکس کا تذکرہ بہت کم ہوا ہے- لیکن میں یہ کہنا چاہوں گا کہ سب سے پہلے میلکم ایکس کو پاکستان میں متعارف کروانے کے لئے میں نے الفضل میں ایک مضمون شائع کروایا تھا- ان دنوں مجھے نائیجیریا سے واپس آئے تھوڑا ہی عرصہ ہوا تھا اور واپس آنے سے کچھ ہی دیر پہلے میلکم ایکس جو ملک شہباز کہلاتے تھے- مشرق وسطیٰ کے دورے سے واپس امریکہ جا رہے تھے- نائیجیریا میں ان کے ایک احمدی دوست مکرم خلیل محمود صاحب ایک یونیورسٹی کے اسسٹنٹ لائبریرین تھے- ان سے وہ ملنے آئے تو میرا بھی ان سے تعارف ہوا چنانچہ وہ احمدیہ مشن ہاؤس میں تشریف لائے اور ہمارے ساتھ کھانا کھایا- لیگوس کے عمائدین سے ملانے کے لئے میں انہیں مختلف شخصیتوں کے پاس لے گیا- مکرم خلیل محمود صاحب اور میں سارا وقت ان کے ساتھ رہے- لیگوس کے چیف اوباڈیلے جنہیں لیگوس کا بادشاہ کہا جا سکتا ہے ان سے بھی ملاقات ہوئی- فیڈرل پیلس ہوٹل جو لیگوس کی بیچ کے قریب ہی سب سے بہتر ہوٹل تھا وہاں انہوں نے قیام کیا اور وہیں پر میں نے ان کی اور خلیل محمود صاحب کی بہت سی تصاویر بنائیں یہ تصاویر سلائیڈ کی صورت میں ہیں اور گزشتہ دنوں میں نے اپنے مضمون "کاغذی ہے پیرہن" میں میلکم ایکس سے ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے ان سلائیڈوں کو پیش کیا تھا-

میلکم ایکس جو اوماہہ نبراسکا میں ۱۹۲۵ء میں پیدا ہوئے تھے اور اس وقت ان کا نام میلکم لٹل (Little) تھا- جب چھ سال کے ہوئے تو ان کے والد کو نہایت بے دردی کے ساتھ نسلی امتیاز رکھنے والے لوگوں نے قتل کر دیا- کہتے ہیں کہ میلکم لٹل ایک بہت اچھے طالب علم تھے- ان کی خواہش تھی کہ وہ وکالت کی تعلیم حاصل کریں- لیکن ان کے بعض اساتذہ نے یہ کہہ کر کہ تم تو ایک نیگرو ہو- یہ تعلیم تمہارے کام نہیں آسکے گی انہیں اس ارادے کو بدلنے پر مجبور کر دیا- تھوڑی بہت تعلیم جو انہوں نے حاصل کی اس کے بعد آوارہ نوجوانوں کے ساتھ مل کر انہوں نے جرائم کی راہ اختیار کر لی- حتیٰ کہ ایک جرم کی پاداش میں آٹھ دس سال کی سزا بھی ہوئی- اس سزا کا پہلا سال تو پریشانی میں گزرا لیکن کہتے ہیں کہ اس کے بعد انہوں نے نہایت سنجیدگی کے ساتھ اپنی زندگی پر غور کرنا شروع کیا اور جتنا زیادہ سے زیادہ مطالعہ کر سکتے تھے- مطالعہ کیا- یہی وہ وقت تھا جب انہوں نے انگریزی اور لاطینی زبان پر عبور حاصل کیا- جب وہ جیل سے باہر آئے تو انہوں نے اپنے آپ کو ایک مختلف انسان پایا-

جیل ہی میں انہوں نے اسلام قبول کیا تھا- اور نیشن آف اسلام جس کے علیجاہ محمد سربراہ تھے اس میں شمولیت اختیار کر لی تھی- انہی دنوں مارٹن لوتھر کنگ (سیاہ فام) کا بھی بڑا چرچا تھا- وہ سفید فام اور سیہ فام لوگوں میں مقبول تھے- اور انہیں امن کا نوبل انعام دیا گیا تھا- میلکم ایکس کے خیالات ان سے یکسر مختلف تھے- میلکم ایکس سفید فام لوگوں کے ساتھ مل کر کوئی کام نہیں کرنا چاہتے تھے- جب مارٹن لوتھر کنگ کو نوبل انعام ملا تو میلکم نے اس پر ناراضگی کا اظہار کیا-

نیشن آف اسلام سے ان کی جدائی اس طرح ہوئی کہ جب امریکہ کے صدر جان ایف- کینیڈی- کو ہلاک کیا گیا تو علیجاہ محمد نے کہا کہ ان کے لوگ اس حادثہ پر کوئی تبصرہ نہ کریں- میلکم ایکس اس سلسلے میں بہت کچھ کہنا چاہتے تھے- چنانچہ انہوں نے علیجاہ محمد سے الگ ہو کر مسلم ماسک انک تنظیم قائم کر لی- اس تنظیم کی سربراہی میں انہیں جو بات کرنے کا موقعہ ملا اس سے یہ بہت مشہور اور معروف ہو گئے- نوجوانوں نے ان کا بہت ساتھ دیا- مذہب کے ساتھ ساتھ ان کا کہنا تھا کہ ہمیں اپنی سیاسی حیثیت کا بھی خیال رکھنا چاہئے- کماؤ اور خوب کماؤ اور دنیا کو بتا دو کہ تم کما سکتے ہو-

۱۹۶۱ء کی فروری میں جب وہ ہارلم میں ایک تقریر کرنے کے لئے وہاں پہنچے تو تقریر سے چند ہی منٹ پہلے انہیں گولی کا نشانہ بنا دیا گیا اور اس طرح ایک ابھرتے ہوئے سیاہ فام لیڈر کی زبان بند کر دی گئی لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان کی موت نے انہیں اور زیادہ ہر دل عزیز بنا دیا- کچھ لوگوں کا کہنا تھا کہ نیشن آف اسلام کے پیروکاروں نے یہ دیکھ کر کہ یہ ان سے زیادہ مشہور ہوتے چلے جا رہے ہیں انہیں قتل کیا ہے- کچھ لوگ کہتے ہیں کہ فیڈرل بیورو آف انوسٹی گیشن- ایف بی- آئی جو کچھ عرصہ سے ان پر نظر رکھ رہی تھی- اس نے انہیں موت کے گھاٹ اتارا ہے- لیکن حقیقت یہ ہے کہ آج تک نہیں پتہ چل سکا کہ میلکم ایکس جنہوں نے اپنا نام تبدیل کر کے ملک شہباز رکھ لیا تھا وہ کس کی گولی سے جاں بحق ہوئے- بہرحال اس کالم میں یہ بات بتانا مقصود ہے کہ پاکستان میں سب سے پہلے انہیں الفضل کے ذریعے متعارف کروایا گیا تھا- دیکھیں الفضل ۳- تمبر ۱۹۶۴ء

---

## LOVE'S A TEST

Whene'er the love is at its best
It's never less than a test
And doesn't permit to choose
That we may not lose
Our life - and all
Whether big or small
If it says
That we should follow the ways
Where thorny bushes grow
But the speed mustn't be slow
We have to walk and run
As if someone
Is chasing us with vigour and zeal
And he is at our heel
We may fall or bleed
Still we must proceed
As goes the love's behest
For, it is a test
That we mustn't fail
Or we shall leave a tale
Mighty, mighty sad,
Making our enemies glad.

VIRTUE AND VICE

## محبت ایک امتحان ہے

جب بھی محبت انتہا کو پہنچتی ہے
یہ ایک امتحان سے کم نہیں ہوتی
ہمیں اس بات کی اجازت نہیں دیتی
کہ ہم یہ بات اختیار کریں کہ جان سے ہاتھ نہ
دھو بیٹھیں
اور سب کچھ جو ہمارے پاس ہے
چاہے کوئی بڑی چیز ہو یا چھوٹی
اگر یہ کہے کہ ہمیں ایسے طریق اختیار کرنے
چاہئیں
ایسے راستے اختیار کرنے چاہئیں
جہاں خاردار جھاڑیاں آگئی ہیں
لیکن ہماری رفتار کسی صورت بھی کم نہیں
ہونی چاہئے
تو ہمیں اس راستے پر چلنا پڑتا ہے اور دوڑنا
پڑتا ہے
گویا کہ کوئی ہمارا تعاقب کر رہا ہے
اور وہ بھی بڑے جذبے اور جوش کے ساتھ
اور وہ تقریباً ہمیں آن ہی ملا ہے
ہم گر جائیں یا ہمارا لہو بہنے لگے
ہمیں چلتے رہنا ہے
کیونکہ محبت کا ہمیں حکم ملا ہے
اور یہ ایک امتحان ہے جس میں ہمیں ناکام
نہیں ہونا چاہئے
ورنہ ہم ایک ایسی کہانی اپنے پیچھے چھوڑ جائیں
گے
جو بہت زبردست ہوگی اور ہمارے دشمن اس
سے بہت خوش ہوں گے

---

بقیہ صفحہ ۳

اور سب مسلمان وہاں اکٹھے ہو کر اپنے رب کا نام لیں اور اس کے حضور میں اپنے عجز و انکسار کا اظہار کریں- اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو ہر وقت اللہ تعالیٰ ہی کے خیال میں رہتے تھے- اور آپ کا ہر ایک فعل عظمت الٰہی کو قائم کرنے والا تھا- آپ کو ضرور بالضرور سب سے پہلے تعمیر مسجد کا خیال پیدا ہونا چاہئے تھا- چنانچہ جب آپ مدینہ میں داخل ہوئے- تو سب سے پہلے آپ نے جو کام کیا- وہ یہی تھا کہ اپنے محبوب و مطلوب کے ذکر کا مقام اور اس کے حضور گرنے اور عبادت کرنے کی جگہ تیار کریں-

بقیہ صفحہ ۵

بمع مکرم ڈاکٹر وسیم سید صاحب کے ایک دن ان کے کمرہ میں گئے اور چائے پینے کی خواہش کی- چنانچہ جلد جلد چائے تیار ہوئی اور انہوں نے بسکٹ منگوا کر بھی ہمارے سامنے رکھے-

عوام الناس کی توجہ ہماری طرف مبذول ہوئی اور متلاشیان کے خطوط، ٹیلی فون اور ملاقاتوں کا لامتناہی سلسلہ چل پڑا-

خلافت لائبریری ربوہ



یادرفتگان

# محترم سردار بشیر احمد انجینئر

قاضی اکبر محمود

سردار بشیر احمد صاحب انجینئر ۲- مارچ ۱۹۹۵ء بروز جمعرات رحلت فرما گئے۔ آپ سردار عبدالرحمٰن صاحب (سابق مہر سنگھ) جو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ابتدائی رفقاء میں سے تھے کے دوسرے صاحبزادہ تھے بوقت وفات ان کی عمر ۸۵ سال تھی۔

سردار بشیر احمد صاحب نے ۱۹۳۲ء میں گورنمنٹ انجینئرنگ سکول رسول سے اعزاز کے ساتھ پاس کر کے گزٹیڈ پوسٹ حاصل کی اور محکمہ آبپاشی پنجاب کی نہر اپر باری دواب پر بطور اوورسیر ملازمت کا آغاز کیا۔

میری سردار بشیر احمد صاحب سے پہلی ملاقات ۲۵- مئی ۱۹۳۹ء کو ہوئی جب میں نے اعزاز کے ساتھ گورنمنٹ انجینئرنگ رسول سے پاس کر کے گزٹیڈ پوسٹ حاصل کرتے ہوئے محکمہ آبپاشی پنجاب میں نہر اپر باری دواب پر ان کی شاگردی میں ٹریننگ کے لئے بنگلہ نہر ابن میں ان کو حاضری کی رپورٹ دی۔ بنگلہ نہر ابن امرتسر شہر سے تقریباً ۵ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ میں نے سردار صاحب سے ۳ ماہ محکمہ کے مختلف امور- طریقہ کار اور اکاؤنٹس وغیرہ کی ٹریننگ لی۔ اس دن سے میری شاگردی آہستہ آہستہ دوستی اور رفاقت میں بدلتی گئی۔ یہاں تک کہ مجھے وہ اپنے گھر کا ایک فرد ہی سمجھ کر اپنے گھریلو معاملات میں بھی مجھ کو مشورہ میں شامل کر کے میری عزت افزائی کرتے رہے۔ اور یہ رفاقت ۵۶ سال یعنی نصف صدی سے بھی زائد رہی۔

سردار بشیر احمد صاحب انجینئرنگ میں اپنے علم اور حلم کی بنا پر اپنے محکمہ میں بہت اونچا مقام رکھتے تھے۔ افسران بالا ان پر مکمل اعتماد کرتے ہوئے ان کی رائے اور مشورہ کی بہت قدر کرتے تھے۔ اور بہت عزت سے پیش آتے تھے۔ اور ان کا جماعت احمدیہ سے تعلق ہونا بھی خاص طور پر محکمہ میں قابل قدر تھا۔

سردار بشیر احمد صاحب کے بعد جو احمدی دوست گورنمنٹ انجینئرنگ سکول رسول سے اعزاز کے پاس ہوئے اور گزٹیڈ پوسٹ حاصل کیں اور سردار صاحب سے بطور سینئر ہدایات حاصل کیں ان میں امرتسر کے رہنے والے مرزا صفدر جنگ ہمایوں صاحب امرتسر کے ہی شریف احمد صاحب قادیان کے سردار سیف اللہ خاں صاحب جو بلوچستان میں ایس ای بھی رہے۔ اتنا تعارف بھی کروا دوں کہ سردار سیف اللہ صاحب کے والد خداداد خاں صاحب برطانوی ہندوستان کے پہلے فوجی تھے جن کو حکومت برطانیہ کا سب سے بڑا بہادری کا تمغہ "وکٹوریا کراس" ۱۹۱۴-۱۹ کی جنگ میں ملا تھا۔ ان کے بعد راقم الحروف قاضی اکبر محمود نے سردار بشیر احمد صاحب کی شاگردی میں نوکری شروع کی اور اتفاق کی بات کہ جس بنگلہ نہر کو نجر سے سردار صاحب نے نوکری شروع کی اسی بنگلہ کو نجر سے میں نے بھی نوکری شروع کی۔ یہ بنگلہ نہر کو نجر اپر باری دواب کی مین برانچ پر دھاریوال اور علی وال کے درمیان واقع ہے۔ یہاں قادیان کا فاصلہ پگڈنڈی کے راستے صرف ۶ میل ہے۔ میں کئی دفعہ بائیکل پر اس راستہ قادیان گیا ہوں۔ تاریخ میں ہے کہ ایک دفعہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ بھی اپنے رفقاء کے ساتھ پیدل سیر کرتے ہوئے پل کو نجر تک تشریف لے گئے تھے جو بنگلہ کے بالکل ساتھ ہے۔

خواص پور بنگلہ سے ۴ میل کے فاصلہ پر مشرق کی جانب موضع دیرووال تھا۔ جو دریائے بیاس کے دائیں کنارہ پر واقع تھا۔ اس گاؤں کے بڑے زمیندار جناب مکرم عبدالمجید خاں صاحب (والد مکرم جناب ڈاکٹر نصیر احمد خاں پروفیسرٹی۔ آئی کالج) تھے۔ ہم جمعہ اور عیدین اکثر دیرووال پڑھا کرتے تھے۔ اور عبدالمجید خاں صاحب سال میں دو دفعہ قادیان سے علماء منگوا کر جلسہ کروایا کرتے تھے کچھ مہمان میرے حصہ بھی آجاتے تھے جن کا قیام میرے پاس بنگلہ خواص پور ہوتا تھا۔

سردار بشیر احمد صاحب اپنے پیشہ میں ماہر ہونے کے علاوہ جہاں اپنے افسروں کے پر اعتماد مشیر اور اچھے صلاح کار تھے وہاں اپنے ماتحتوں سے بہت حسن سلوک سے کام لیتے۔ ہر مشکل وقت میں ان کی مدد کو حاضر رہتے۔ مشکل مسائل کو کم وقت میں حل کر کے آسان کر دیتے۔ اگر میں یہ کہوں کہ وہ نئی پود کے لئے انجینئرنگ میں روشنی کے مینار تھے تو غلط نہ ہو گا۔

میری سردار بشیر احمد صاحب سے ۵۶ سال رفاقت رہی۔ جب ہم دونوں دور ہوئے خط و کتابت چلتی رہی۔ اور جب بھی ملاقات کا موقعہ ملا ضائع نہیں جانے دیا۔ ۱۹۹۲ء میں ٹورانٹو کینیڈا میں امریکہ اور کینیڈا کی سب سے خوبصورت عمارت بیت . . . کے افتتاح کے موقعہ پر لمبی ملاقات کا موقعہ ملا۔

سردار صاحب سے آخری ملاقات رمضان المبارک کے آخری جمعہ مورخہ ۹۵-۳-۲۴ کو بیت النور ماڈل ٹاؤن- لاہور میں ہوئی۔ اور نماز جمعہ کے فوراً بعد میرے گھر D-157 ماڈل ٹاؤن تشریف لے آئے۔ بڑی مہربانی کی۔ ۳ گھنٹے تک پرانی باتوں کا تذکرہ چلتا رہا۔ ۱۹۳۹ء کے بنگلہ ابن سے لے کر اس دن تک کی بہت باتیں ہوئیں۔ اسی دوران انجینئر ظہیر احمد خاں صاحب جو پروفیسر ڈاکٹر نصیر احمد خاں صاحب کے بڑے صاحبزادے ہیں مجھے ملنے کے لئے تشریف لائے تو سردار صاحب سے بھی ملاقات ہوئی اور سردار صاحب نے ان کو اپنی کتاب داستان حیات اپنے دستخط کر کے تحفہ کے طور پر دی۔ شام کو سردار صاحب اپنی چھوٹی بیٹی کے ہمراہ اس کے گھر چلے گئے۔ کیا پتہ تھا یہ ان سے آخری ملاقات ہے۔ اچانک ۹۵-۳-۲ کو صبح ان کے فوت ہونے کی اطلاع ملی جو اتنی اچانک تھی کہ یقین ہی نہ آیا۔ پتہ لگا رات طبیعت خراب ہوئی۔ ان کے بھائی سردار حفاظت احمد صاحب ڈاکٹر کی طرف لے گئے۔ ڈاکٹر صاحب نے تسلی دی مگر صبح سویرے اللہ تعالیٰ کا حکم آگیا اور تعمیل کی اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ اور میری ۵۶ سال کی رفاقت ختم ہو گئی۔

سردار بشیر احمد صاحب کی وفات اتنی اچانک ہوئی پھر بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ایسے حالات پیدا کئے کہ ان کا بیٹا انیس احمد اور ایک بیٹی دوبئی سے پہنچ گئے۔ دو بیٹیاں پہلے ہی لاہور میں تھیں۔ صرف ایک بیٹی حالات کی مجبوری سے نہ پہنچ سکی۔

موصی ہونے کی وجہ سے تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔ اور اپنے خاص فضل وکرم سے جنت میں جگہ دے۔ آمین۔

---

# بیتے دنوں کی چند یادیں

اقبال احمد نجم- ایم اے- شاہد

جنوری ۱۹۸۹ء کی بات ہے کہ جب میرا تبادلہ برازیل سے گوائٹے مالا سنٹرل امریکہ میں ہوا۔ تو پورے ملک میں کوئی بھی میرا ہم خیال نہ تھا۔ فروری کے آخری ایام میں بیت الاول کی تعمیر کا آغاز کرایا گیا۔ انجینئر فلپ کے تعاون سے دو شفٹوں میں کام شروع ہوا۔ ہر شفٹ میں (۵۰) پچاس' پچاس مزدور ریڈ انڈین نسلوں کے غریب لوگ تھے جو آس پاس کے علاقوں میں اپنی جھونپڑیوں میں رہائش پذیر تھے یا پھر کوٹھیوں میں جز وقتی طور پر چوکیداری کا کام کرتے تھے۔ چونکہ بیت الاول کی شاندار عمارت کی تعمیر دس ماہ کی بجائے پانچ ماہ میں مکمل کرنا تھی اور ویسے بھی حصول ثواب کی خاطر میں بھی مزدوروں کا یونیفارم پہن کر کام میں شمولیت کرتا جس سے مزدوروں کی طبیعتوں پر بہت مثبت اثر پڑتا۔ اور وہ زیادہ لگن کے ساتھ کام کرتے۔ دوپہر کے وقفہ میں مزدور ادھر ادھر کوئی کسی درخت کے نیچے اور کوئی کسی دوسرے درخت کے نیچے اپنے اپنے توشہ دان کھول کر کھانا تناول کرتے۔ اکثر گوشت کا ایک ٹکڑا اور مکئی کی خشک روٹی سے پیٹ بھرتے۔ گوشت چونکہ اس علاقہ میں عام ہے اس لئے اتنی دقت نہیں البتہ بکرے کا گوشت نایاب ہے۔ ایک دن میں نے سوچا کیوں نہ ان لوگوں کے ساتھ کھانے میں بھی شریک ہوا جائے۔ چنانچہ اس کے لئے "معماروں کا دن" تجویز کیا گیا اور ایک بکرا خرید اگیا۔ میں نے اسے ذبح کیا اور مزدوروں کو دے دیا۔ ان کے چہروں پر مسرت کی ایک لہر دوڑ گئی۔ انہوں نے اس کے تکے بنا کر آپس میں تقسیم کئے اور میرے لئے بھی لائے اور میں نے اس میں سے کچھ لے لئے اور ان کے ساتھ مکئی کی روٹی میں ٹماٹر اور ہری مرچ کی چٹنی میں لگا کر رکھ لئے اور ان کے ساتھ مل کر تناول کئے۔ اس طرح سے ان میں سے کئی کے ساتھ دوستی ہو گئی کیونکہ ہم آپس میں ہم نوالہ اور ہم پیالہ ہو گئے تھے۔ پھر وہ اکثر مجھے اپنے دکھ درد سنایا کرتے اور بتاتے کہ باوجود بیمار ہونے کے انہیں بعض اوقات کام کرنا پڑتا ہے اور علاج کے لئے رقم کی بھی کمی ہوتی ہے۔ اور ڈاکٹر بھی میسر نہیں آتے۔ ان کا احساس کر کے مجھے یہ خیال آیا کہ افریقہ کی طرز پر یہاں بھی ہسپتال بننے چاہئیں تاکہ ان غریب لوگوں کے دکھوں کا مداوا ہو سکے اور دکھی انسانیت کے زخموں پر سکون واطمینان کا پھایا رکھ سکیں۔ یہ تجویز میں نے لکھی اور بعد ضروری کارروائی کے منظور ہو گئی اور جب بیت الاول کا افتتاح ہوا۔ تو اگلے روز ۴- جولائی کو انہی مزدوروں کو اکٹھا کیا گیا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے ان مزدوروں کو ایک ہفتے کی مزدوری بطور تحفہ کے دی۔ اور خوشی کا اظہار فرمایا اور ان کی معیت میں کلینک کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ یہ دن مزدوروں کی خوشی کا دن تھا۔ ان کے دکھوں کے مداوے کا دن تھا۔ اس عظیم محسن کی محبت نے ان کے دلوں میں گھر کر لیا تھا۔ اور جلد ہی ان میں سے اکثر نے ہمارے ساتھ شامل ہونا قبول کر لیا تھا۔ اس طرح سے یہاں جماعت کی داغ بیل پڑی۔ انہیں میں سے ایک مزدور الفونسو بڑی عمر کا ایک شخص تھا جو آٹھ بچوں کا باپ تھا اس کی لگن اور پیار جو اس مقدس عمارت کی تعمیر میں اس سے ظاہر ہوا تھا وہ مجھے بہت قابل احترام معلوم دیا۔ ایک دن میں اس کے قریب ہوا اور اس کے حالات معلوم کئے وہ قریبی عمارت کارات کو پہرہ دیتا تھا مگر اس سے جو تنخواہ ملتی تھی اس سے گزارہ نہیں ہوتا تھا لہٰذا مجبوراً مزدوری بھی کرتا تھا۔ جب میں نے دریافت کیا کہ اگر بہتر الاونس پر انہیں بیت الاول کی چوکیداری سونپی جائے تو قبول کرلے گا تو اس کی خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی۔ کہنے لگا یہ تو میرا خواب ہے اگر پورا ہو جائے تو اس سے بڑی اور کیا بات ہو سکتی ہے۔ ہم نے چوکیداری کرنے والے خادم کے لئے ایک عمدہ سرونٹ کوارٹر بھی تعمیر کیا تھا۔ انہیں یہ کام سونپ دیا گیا۔ اور میں

باقی صفحہ ۴ پر

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات ماخوذ

# کردستان -- ؟

کردستان ایک جغرافیائی اور ایک سیاسی وحدت نہیں ہے- بلکہ یہ چھ مختلف ممالک میں تقسیم آبادی کا نام ہے- اگر ان سب علاقوں کو اکٹھا کیا جائے تو اس کا رقبہ تقریباً ۵ لاکھ کلو میٹر بنتا ہے جو فرانس کے برابر ہے- آبادی کے بارے میں مختلف آراء ہیں کرد آبادی کے بارے میں جو اندازے لگائے گئے ہیں وہ ایک کروڑ ستر لاکھ سے لے کر اڑھائی کروڑ تک ہے-

ان کے نسلی آغاز کے بارے میں کچھ حتمی انداز سے بات نہیں ہو سکتی کیونکہ بہت سارے اندازے لگائے گئے ہیں- ایک روایت یہ ہے کہ یہ حضرت نوح علیہ السلام کی اولاد ہیں اور یہ روایت کرد دانشوروں میں بہت حد تک مقبول ہے- دوسری روایت کے مطابق یہ ایران کے ایک قدیم بادشاہ ضحاد کی اولاد ہیں- کچھ مورخین نے ان کا رشتہ آریاؤں کے ساتھ جوڑا ہے جو وسطی ایشیا سے ہجرت کرکے برصغیر ایران افغانستان اور ترکی اور جرمنی میں آئے تھے-

بہرحال آج سے تقریباً ۴ ہزار سال قبل اس تمام علاقے میں جو ترکی ایران عراق شام لبنان آرمینیا اور آذر بائی جان کے علاقوں پر مشتمل ہے اور جس کو کردستان کا نام دیا جاتا ہے اور جو ابھی تک ایک سیاسی وحدت کے طور پر ظہور پذیر نہیں ہو سکا- اس علاقے میں تقریباً ۴ ہزار سال قبل کرد لوگ آباد تھے- اور ان کے مختلف قوموں کے ساتھ جنگ و جدال کے بارے میں مختلف تاریخی حوالوں میں شہادت پائی جاتی ہے-

یہ کافی حد تک ترک لوگوں سے اور اپنے ایرانی اور عرب ہمسایوں سے مختلف ہیں- بلکہ بڑی دلچسپی کی بات یہ ہے کہ برصغیر کے اور ایران اور افغانستان میں موجود بلوچوں اور کردوں میں کافی حد تک ثقافتی مماثلت ہے اور کافی لوگوں نے تو اس بات پر رائے زنی کی ہے کہ کرد اور بلوچ شاید ایک نسلی گروہ سے تعلق رکھتے ہیں-

ان کا پرانا مذہب زرتشتی مذہب تھا جو ایران کا مذہب تھا- ان کی زبان کے بارے میں کافی حوالے نہیں ملتے لیکن بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ قدیم پہلوی اور موجودہ فارسی سے خاصی حد تک مماثلت رکھتی ہے اور انڈو یورپین لینگوایج کے خاندان سے تعلق رکھتی ہے-

اسلام کے آغاز ہی میں یعنی ساتویں صدی عیسوی میں کردستان میں اسلام کا اثر و نفوذ پھیل گیا تھا اور اسلام قبول کرنے کے بعد اہل کردستان نے اسلام کا پیغام دنیا کے کونے کونے تک پہنچانے کے پرعزم منصوبے بنائے تھے-

صلیبی جنگوں میں کردوں نے جو اہم ترین مدافعانہ کردار ادا کیا اس کی درخشاں مثال سلطان صلاح الدین ایوبی کی جدوجہد ہے-

تیرھویں صدری میں امیر عثمان نے عثمانی سلطنت کی بنیاد ڈالی اور کچھ عرصے کے بعد ایران میں جو اس وقت فارس کہلاتا تھا وہاں صفوی حکومت کا آغاز ہوا- گویا اسی زمانے میں کردوں کی حیثیت صفوی ایران اور عثمانی ترکیہ کے درمیان ایک بفر کے طور پر ابھری- اور دونوں سلطنتیں کردوں کا علاقہ فتح کرکے اس پر قابض ہونے کے لئے برسرپیکار رہیں- اسے تاریخ کی ستم ظریفی ہی کہنا چاہئے کہ کردوں کی حیثیت آج بھی مختلف ریاستوں کے درمیان ایک ایسے علاقے کی ہے جسے ہر طرف سے زیر کرنے کی کوشش ہوتی رہی ہے- جدید معنی میں قومیت کا تصور کردوں میں گذشتہ صدی کے آخر میں پیدا ہوا اور ایک خود مختار ریاست کا نظریہ تبھی پہلی بار سامنے آیا- اور انیسویں صدی کے آخر میں کافی حد تک کردوں میں اپنے نیشنل ازم کا تصور پیدا ہوتا ہے- اور ۱۸۸۰ء کی دہائی میں علیحدہ سلطنت کا خیال کافی حد تک اپنی جڑیں پکڑ چکا تھا اور اس وقت ایک مشہور کردش لیڈر شیخ عبداللہ آف شمدی نات نے تو انگریزوں کو خطوط لکھے کہ کردستان کی علیحدہ حکومت بنانے اور ایک علیحدہ ریاست کے قیام کے لئے ترکی کے خلاف مدد کی جائے- لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ پہلی جنگ عظیم کے موقع پر کرد اپنے ترک بھائیوں کی مدد کے لئے آ نکلتے ہیں اور انہوں نے کافی حد تک عثمانی خلافت کو بچانے کے لئے قربانیاں دیں- لیکن پہلی جنگ عظیم کے آخری دور میں جب امریکہ کے صدر ولسن نے حق خودارادیت کی بنیاد پر اس زمانے کے نیو ورلڈ آرڈر کی بنیاد ڈالی تو کردوں سے وعدہ کیا گیا کہ مختلف سلطنتوں میں تقسیم ان کی تمام اکائیوں کو مجتمع کرکے ایک کردستان کی علیحدہ ریاست وجود میں آئے گی- لیکن جنگ عظیم کے بعد کردستان پھر ایک نئی تقسیم کا سامنا کرتا ہے اور جنوبی کردستان کو عراق کے حوالے کیا جاتا ہے جو کہ اس زمانے میں برطانیہ کے زیر اثر آ چکا تھا- اور ترکی جو ہے اس نے اناطولیہ کے جنوب مشرقی حصے میں جہاں کرد رہتے ہیں اس علاقے میں اپنا استحکام حاصل کر لیا- اور اسی طریقے سے ایران نے مشرقی حصوں پر قبضہ کر لیا- اور یاد رہے کہ ۱۹۱۷ء میں جب روس میں اکتوبر کا انقلاب آتا ہے تو نئی روسی قیادت نے آرمینیا اور آذر بائی جان سے ملحقہ کردش علاقوں پر اپنا تسلط جما لیا- تو پہلی جنگ عظیم جو کافی حد تک کردش نیشنلسٹ کے لئے ایک امید کا پیغام لے کے آئی تھی کافی حد تک ان کی تقسیم اور آئندہ کے لئے ایک نہایت ہی نئی صدمہ خیز کشمکش کی بنیاد بنی-

بڑی طاقتوں کی حکمت عملی اب تبدیل ہو چکی ہے- جس زمانے میں ترکی اور ایران مغربی طاقتوں اور امریکہ کے اہم حلیف ہوتے تھے اس زمانے میں پالیسی یہ تھی کہ کردوں کو اکٹھا نہ ہونے دیا جائے کیونکہ یہ بات ان ممالک کے استحکام کے خلاف تھی- لیکن اب سرد جنگ کے ختم ہونے کے بعد پالیسی یہ ہے کہ ان تمام کردوں کو اکٹھا کیا جائے- اگر آپ نقشے پر دیکھیں تو اس وقت صورت حال یہ بنتی ہے کہ اس میں کرد عراق شام ترکی اور ایران، ان تمام سے ان کی سرحدیں ملتی ہیں- اگر اس کو اکٹھا کرکے ایک قوم یا ایک ملک بنا دیا جائے- جو کہ اس وقت ان عالمی طاقتوں کے مفاد میں ہے- کیونکہ اس طرح سے چار بڑے اسلامی ممالک کے بارڈر پر ایک شورش پسندانہ ملک بن جائے گا- اگرچہ یہ لوگ بھی مسلمان ہیں اور یہ لفظ استعمال نہیں کیا جانا چاہئے لیکن یہ کہا جا سکتا ہے کہ ایک قسم کا اسرائیل پیدا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے- کیونکہ یہ لوگ امریکہ کی منشاء کے مطابق چلیں گے اور چونکہ یہ لینڈ لاک (خشکی سے گھرے ہوئے) ہیں اس لئے یہ ہمیشہ اس بڑی طاقت کی امداد پر انحصار کرتے رہیں گے- اور ایک بات اور یہ ہے کہ اگر نقشے میں دیکھا جائے تو یہ جو علاقہ جسے عمومی طور پر کردستان کہا جاتا ہے یہ آرمینیا سے بہت کم فاصلے پر ہے تھوڑے دنوں کے بعد یہ فاصلہ بھی ختم ہو جائے گا اور ان کا زمینی رابطہ آرمینیا سے ہو جائے گا- جس کے بعد یہ جارجیا سے ملے گا اس کے بعد بحرۂ اسود تک پہنچے گا- اس کے بعد ان کا فلائی روٹ کھل جائے گا جو اس وقت نہیں ہے-

گویا کردوں کو متحد کرکے ایران ترکی اور شام وغیرہ کے سر پر ایک مستقل تلوار لٹکا دینا امریکہ کی حکمت عملی ہے- لیکن اس نقطہ نظر سے اتفاق کرنا ضروری بھی نہیں ہے- ایک ماہر تاریخ کا کہنا ہے کہ کسی بھی علاقے میں سیاسی اکھاڑ پچھاڑ اور عدم استحکام اب بڑی طاقتوں کے مفاد میں نہیں ہے- موجودہ زمانے میں بہت سی تبدیلیاں اس وجہ سے آئی ہیں کہ آج دنیا ایک گلوبل کمیونٹی (عالمی برادری) میں رہتی ہے اور کردوں کے بارے میں کافی حد تک بین الاقوامی سطح پر ایک آگاہی پائی جاتی ہے جو کہ آج سے ۳۰ سال پہلے بھی موجود نہیں تھی- ایک طرف دنیا نام نہاد نیو ورلڈ آرڈر کی طرف جا رہی ہے اور دوسری طرف دنیا نسلی تقسیم کا شکار ہو رہی ہے- اور اس میں نئے سے نئے مسائل پیدا ہو رہے ہیں- نسلی قومیت میں نئی جہتیں پیدا ہو رہی ہیں خواہ اسے آپ یوگوسلاویہ کے حوالے سے دیکھیں خواہ اسے آپ جنوبی ایشیا کے حوالے سے دیکھیں یا اس کو سابقہ سوویت یونین کے حوالے بلکہ برطانیہ میں شمالی آئرلینڈ کے حوالے سے دیکھیں-

یہ کہا جا سکتا ہے کہ کردش نسلی تحریک مختلف ممالک میں جو اس کا نیا متحرک دور ہے اس کو اس نسلی احیاء کی تحریکوں سے بہت حد تک منسلک کیا جا سکتا ہے لیکن ساتھ ہی اس بات کو بھی مدنظر رکھنا چاہئے کہ موجودہ بین الاقوامی نظام "سٹیٹس کو" پر مبنی ہے اقوام متحدہ سے لے کر عالمی عدالت انصاف یا علاقائی تنظیمیں مثلاً او آئی سی' ای سی او' کبھی بھی نہیں چاہیں گے کہ موجودہ ممالک کے جغرافیائی استحکام کو چھیڑا جائے- یوگوسلاویہ کے بعد مسائل نے بہت حد تک بین الاقوامی سیاست دانوں کو "سٹیٹس کو" یعنی موجودہ حالت برقرار رکھنے پر مجبور کر دیا ہے- اس لحاظ سے جہاں ایک طرف کردوں کے لئے بہت حد تک انسانی اور عالمی حمایت پائی جاتی ہے وہیں ساتھ ہی اس بات کا بھی شدت سے احساس ہے کہ ایران ترکی عراق یا اس قسم کی دوسری ریاستوں کی جغرافیائی حیثیت کو نہ چھیڑا جائے- بلکہ کسی طریقے سے ایک قسم کا اندرونی خود مختاری کا تصور لاگو کیا جائے- جس سے ان ممالک کی علاقائی حیثیت بھی برقرار رہے اور ساتھ ہی نسلی گروپوں کو ایک قسم کے ثقافتی تحفظ کا احساس بھی دلایا جائے-

یہ صورت حال کافی حد تک مختلف ہے اس صورت حال سے جو پہلی جنگ عظیم کے بعد تھی جہاں حق خودارادیت سے مراد ایک نئی ریاست کا قیام مراد لیا جاتا تھا-

---

## وصایا

### ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں-

سیکرٹری
مجلس کارپرداز

**مسل نمبر ۳۰۰۰۲** میں رسولاں بی بی زوجہ چوہدری مبارک علی صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۴۵ء ساکن چک نمبر ج-ب/ ۴۳۳ حال گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۱۱-۴ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے-
(۱) حق مہر دو ہزار وصول شدہ (۲) زیورات طلائی ساڑھے تین تولہ مالیتی تیرہ ہزار پانچ سو روپے (۳) ترکہ والد نقد پچیس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ پانچ صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی- اور اس پر بھی

وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ رسولاں بی بی P.۵۷۵۸ گلی نمبر۵ بلاک پارک گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ گواہ شد نمبرا مبارک علی وصیت نمبر۲۷۰۹۲ خاوند موصیہ گواہ شد نمبر۲ مظفر محمود پسر موصیہ۔

# اطلاعات و اعلانات

## ولادت

○ مکرم عبدالحمید صاحب دار الرحمت شرقی ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۹۵-۳-۱۰ بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام "قمر احمد" رکھا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک اور صالح بنائے۔

## اعلان دار القضاء

○ (چوہدری محمد شفیق احمد صاحب بابت ترکہ چوہدری بشیر احمد)

مکرم چوہدری محمد شفیق احمد صاحب ساکن ۷۰۶۔ سی سینٹرل کمرشل ایریا۔ پی ای سی ایچ سوسائٹی کراچی نے درخواست دی ہے کہ ان کے مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب ولد چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب بقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔ لہٰذا ان کا [illegible] نمبر۹/۴ محلہ دار الصدر غربی ربوہ برقبہ دو کنال ان کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ مکرم چوہدری محمد لئیق احمد صاحب (بیٹا)
۲۔ مکرم چوہدری محمد شفیق احمد صاحب (بیٹا)
۳۔ مکرمہ مسز عابدہ چوہدری صاحبہ (بیٹی)
۴۔ مکرمہ مسز طاہرہ صدیقہ صاحبہ (بیٹی)
۵۔ مکرمہ مسز مریم ناز صاحبہ (بیٹی)
۶۔ مکرمہ مسز شاہدہ وحید صاحبہ (بیٹی)
۷۔ مکرمہ مسز بشریٰ حمید صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر اعتراض ہو تو تمیں یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

○ (مکرم میر ناصر احمد صاحب بابت ترکہ مکرم میر نصر اللہ خان صاحب)

مکرم میر ناصر احمد صاحب ساکن مکان نمبر۴ ناصر آباد ربوہ وغیرہ ورثاء مکرم میر نصر اللہ خان صاحب (ریٹائرڈ صوبیدار) ساکن مکان نمبر۱/۴ محلہ دار العلوم جنوبی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ موصوف بقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔ انہوں نے اپنے ترکہ میں درج ذیل تین پلاٹ چھوڑے ہیں۔ جو ورثاء میں تقسیم کر دیئے جائیں۔

۱۔ پلاٹ نمبر۱/۳ ۱۰ محلہ دار النصر ربوہ برقبہ ۱۴ مرلے ۲۳۸ مربع فٹ

۲۔ پلاٹ نمبر۱/۴ محلہ دار العلوم شرقی برقبہ ۱۵ مرلے ۷۶ مربع فٹ

۳۔ خسرہ نمبر۱۷۴ اعظیم پارک ربوہ برقبہ ایک کنال

ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ مکرم میر ناصر احمد صاحب (بیٹا)
۲۔ مکرم میر انصار احمد صاحب (بیٹا)
۳۔ مکرم میر منصور احمد صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیں یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

# احمدیہ ٹیلیویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

### منگل ۲۵-اپریل ۱۹۹۵ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

9-04 تلاوت
9-08 نظم
9-35 خطاب از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع برموقع جلسہ سالانہ ۳۱-اگست ۱۹۹۳ء
10-51 تقریر از مولانا دوست محمد صاحب شاہد (۱۵-دسمبر ۱۹۸۵ء)
11-55 قصیدہ-جلسہ سالانہ جولائی ۱۹۸۸ء
12-03 تقریر از بشیر احمد خان رفیق (۳۰-جولائی ۹۴ء)
12-28 تقریر از ڈاکٹر حفیظ ایس محمد (۳۰-جولائی ۹۴ء)
12-48 نظم
1-00 مجلس سوال و جواب از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (۳-جنوری ۸۶ء)
2-04 نظم
2-29 مجلس سوال و جواب (۱۳-ستمبر ۱۹۹۱ء)
2-58 مجلس سوال و جواب (نن سپیٹ-ہالینڈ
3-15 تلاوت-
3-45 حدیث
4-00 طبی معاملات (دوبارہ)
4-30 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے سبق نمبر۷ حصہ اول
5-00 خبریں
5-30 اراؤنڈ دی گلوب
6-00 نیچرل کیور (ہومیو پیتھی) کلاس نمبر۲۲
7-30 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی
8-30 چلڈرنز کارنر
8-50 کل کے پروگرام

### بدھ ۲۶-اپریل ۱۹۹۵ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

9-14 تلاوت
9-20 مجلس سوال و جواب از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (فرمودہ ۲۱-فروری ۸۵ء)
10-35 نظم
10-41 تقریر از مکرم نصیر احمد صاحب قمر
تقریر از آفتاب احمد خان صاحب
نمائش-از ہاشم سعید لندن
11-41 نظم
12-01 خطبہ جمعہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (۲۷-جولائی ۱۹۹۰ء)
12-52 نظم
1-01 بیت بازی-۱۹۹۴ء-کراچی
1-31 بیت بازی فائنل ۱۹۹۴ء-کراچی
1-41 نظم
2-03 مجلس سوال و جواب از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (۲۲-فروری ۱۹۸۷ء)
3-10 نظم
3-17 تقریر از مکرم مظفر کلارک صاحب (یکم اگست ۱۹۹۲ء)
3-30 تلاوت-
3-45 حدیث
4-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے سبق نمبر۷ حصہ دوم
5-00 خبریں
5-30 اراؤنڈ دی گلوب
6-00 قرآن کلاس-ترجمۃ القرآن سبق نمبر۱۹
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی-تقریر
۱-پیشگوئیوں کا پس منظر از مکرم نصیر احمد انجم
۲-حضرت بانی سلسلہ کا عشق قرآن
8-00 چلڈرنز کارنر
8-50 کل کے پروگرام

### جمعرات ۲۷-اپریل ۱۹۹۵ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

9-04 تلاوت
9-11 نظم
9-31 مجلس سوال و جواب از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع - فرمودہ ۳۱-اگست ۱۹۹۲ء
10-00 خطبہ جمعہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
11-10 مجلس سوال و جواب از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرمودہ ۲۱-جولائی ۱۹۸۹-سنگاپور
11-41 نظم
12-51 انٹرویو نذیرہ یوسف (۹-۵-۹۴)
1-31 نظم
2-13 مجلس سوال و جواب از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرمودہ ۲۸-نومبر ۸۶ء
2-51 نظم
3-10 تقریر
3-30 تلاوت-
3-45 حدیث
4-00 طبی معاملات از ڈاکٹر مجیب الحق خان اور شبیر احمد بھٹی
4-30 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے سبق نمبر۸-حصہ اول
5-00 خبریں
5-30 اراؤنڈ دی گلوب
6-00 ترجمہ قرآن کلاس- سبق نمبر۲۰
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- تقریر حضرت بانی سلسلہ کی شجاعت
7-30 لقاء مع العرب
8-50 کل کے پروگرام

## سیکرٹریان اور والدین واقفین نو متوجہ ہوں

○ (۱) جو والدین نیا وقف کریں وہ فارم پر یہ ضرور تحریر کریں کہ بچے کے وقف کرنے کا ارادہ قبل از پیدائش تھا یا بعد از پیدائش۔

(۲) سالانہ انفرادی پراگریس رپورٹ فارم جلد از جلد پر کر کے بھجوائیں خاص طور پر ارادہ وقف قبل از پیدائش یا بعد از پیدائش کا خانہ ضرور پر کریں۔

(۳) جن والدین کو ابھی تک سالانہ انفرادی پراگریس رپورٹ فارم موصول نہیں ہوئے وہ وکالت وقف نو کو عام خط کے ذریعہ جلد از جلد مطلع فرمائیں کہ ان کا ارادہ وقف قبل از پیدائش تھا یا بعد از پیدائش؟

وکالت وقف نو

بقیہ صفحہ ۱

تکلیف تو بہت اٹھانی پڑے گی، لیکن کیا اس کو پانی حاصل ہو جائے گا۔ ہرگز نہیں۔ کیونکہ اس نے پانی حاصل کرنے کے لئے وہ طریق اختیار کیا ہے۔ جو غلط ہے اور اس کے زیادہ تکلیف اور مشقت اٹھانے اور زیادہ وقت خرچ کرنے سے پانی نہیں مل جائے گا۔ پانی اس کو ملے گا۔ جس نے گھڑے کو الٹا کر اس سے پانی نکالا ہو گا۔ اس کی پیاس بجھ جائے گی، مگر اس کی اور زیادہ ہو گی۔ کیونکہ ہر ایک وہ کام جس سے انسان کے جسم سے رطوبت خارج ہوتی ہے۔ پیاس بڑھانے والا ہوتا ہے اور چونکہ رونے سے بھی رطوبت خارج ہوتی ہے اس لئے پیاس بڑھتی ہے۔ تو کامیابی ایک حد تک مصیبت اور مشکل اٹھانے کا نام نہیں۔ بلکہ ان ذرائع کے استعمال کرنے کا نتیجہ ہوتی ہے جو خدا نے کسی کام کے لئے مقرر کئے ہوتے ہیں۔ ان کو چھوڑ کر خواہ کتنی محنت اور مشقت اپنے اوپر رکھ لے کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔

(از خطبہ یکم فروری ۱۹۱۸ء)

# خبریں

**ربوہ** : 22- اپریل-1995ء
رات ہلکی بارش سے ٹھنڈ ہو گئی۔
درجہ حرارت کم از کم 20 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 33 درجے سنٹی گریڈ

○ امریکہ کے شہر اوکلاہاما میں بم کے ایک ہولناک دھماکے سے نو منزلہ عمارت کا ایک حصہ گرنے سے مرنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ خیال ہے کہ ۲۰۰ سے ۳۰۰- افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ بہت سے لوگ ملبے میں دبے ہوئے ہیں۔ خدشہ ہے کہ باقی عمارت کا جو حصہ ابھی تک کھڑا ہے وہ بھی گر جائے گا۔ دھماکے کی آواز ۳۰ میل تک سنی گئی۔ اس عمارت میں امریکی خفیہ ایجنسی ایف بی آئی کا دفتر بھی قائم ہے۔ فوری طور پر دو سفید فاموں کو گرفتار کیا گیا ہے۔ امریکہ میں قومی پرچم سرنگوں کر دیا گیا ہے۔ صدر کلنٹن نے قوم سے خطاب کرتے ہوئے اس المناک واقع پر شدید دکھ کا اظہار کیا اور کہا کہ اس کے ذمہ داروں کو عبرتناک سزا دی جائے گی۔

○ اسرائیل نے امریکہ میں دھماکے کی ذمہ داری ایران پر ڈال دی ہے۔

○ امریکی ایجنسیاں ملکی تاریخ کے اس سب سے بڑے دھماکے کے ملزموں کا سراغ لگانے کے لئے سرگرم ہو گئی ہیں۔ ملزموں کی اطلاع دینے والوں کے لئے ۲۰ لاکھ ڈالر انعام کا اعلان کیا گیا ہے۔

○ دھماکے سے نو منزلہ عمارت کا سامنے والا حصہ بالکل اڑ گیا۔ ماہرین کے مطابق یہ دھماکہ ۱۰۰۰ پاؤنڈ دھماکہ خیز مادے سے کیا گیا۔ جو ایک ٹرک میں رکھا گیا تھا۔ اوکلاہاما شہر میں ہنگامی حالت نافذ کر دی گئی ہے۔ شہر میں ہر طرف خوف و دہشت کا راج ہے۔ دھماکے سے ۱۰ میٹر لمبا اور اڑھائی میٹر گہرا گڑھا پڑ گیا۔

○ وزیر داخلہ نصیر اللہ خان بابر نے کہا ہے کہ امریکہ کے بم دھماکوں میں کوئی پاکستانی تنظیم ملوث نہیں۔ انہوں نے کہا کہ صدر لغاری سے اپوزیشن کے رابطے خوش آئندہ ہیں۔ توقع ہے کہ جلد وزیراعظم سے بھی ملیں گے۔ انہوں نے کہا کہ صدر کی چوہدری شجاعت حسین سے ملاقات کے وقت میں بھی موجود تھا۔

○ اوکلاہاما سٹی میں بم کے دھماکہ میں دو درجن افراد کو شبہ میں گرفتار کر لیا گیا۔ دو سفید فاموں کے وارنٹ گرفتاری جاری کئے گئے ہیں۔ ایران اور فلسطین کے دو گرویوں حماس اور اسلامی جہاد نے واقع کی مذمت کر دی۔ ان دو سفید فاموں کی شبیہ تیار کر لی گئی ہے جنہوں نے دھماکے میں استعمال ہونے والا ٹرک کرائے پر لیا ہے۔

○ اب امریکیوں کی زندگی میں بھی بین الاقوامی دہشت گردی داخل ہو گئی ہے ہزاروں عمارتوں پر پہرے لگا دیئے گئے ہیں۔ اب امریکہ میں بھی یہ سوچا جا رہا ہے کہ کیا یہاں سکون ملے گا۔

○ لندن سے اردن نسل کے ایک امریکی باشندے ابراہیم عبداللہ عماد کو گرفتار کر لیا گیا۔ اسے فوری طور پر چار برطانوی افسروں کے ہمراہ واشنگٹن پہنچا دیا گیا ہے۔ اس کے بارے میں شبہ ہے کہ وہ اوکلاہاما بم دھماکے میں ملوث ہے۔

○ اوکلاہاما بم دھماکے کے بعد پورے امریکہ میں دھماکوں کی دھمکیاں دی گئی ہیں۔ متعدد سرکاری عمارتیں خالی کرا لی گئیں ہیں۔ نیو یارک میں دھمکی ملنے کے بعد سب سے بڑی عمارت کو خالی کرانے کے بعد سرکاری ملازمین کو جبری طور پر گھروں کو بھیج دیا گیا۔

○ امریکی صدر کلنٹن اوکلاہاما بم دھماکے کے بعد جب قوم سے خطاب کرنے آئے تو ان کی آواز بھرائی ہوئی تھی لگتا تھا کہ ابھی رو پڑیں گے۔

○ بھارت نے سارک کانفرنس میں پاکستان کے ساتھ مذاکرات کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ بھارتی وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ کسی بھی جگہ کسی بھی وقت مذاکرات کر سکتے ہیں لیکن سارک ممالک کے اجلاس میں دو طرفہ مسائل نہیں اٹھائے جا سکتے۔ انہوں نے صدر فاروق لغاری سے بھارتی وزیراعظم کی بات چیت کی پاکستان تجویز کو مسترد کر دیا۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ میں پاکستان سے امریکی مداخلت ختم کر دوں گا۔ انہوں نے کہا میں آج یا کل پھر قوم کو کال دوں گا۔ عوام حکومت کو ہٹانے کے لئے مر مٹیں۔ انہیں ہٹانا مقدس مشن ہے۔ جس کی تکمیل کے لئے تن من دھن کی بازی لگانے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ حکومت کی پالیسیاں تباہ کن ہیں اسے مزید مہلت نہیں ملے گی۔ امریکہ سے برابری کی سطح پر دوستی پاکستان کے مفاد میں ہے۔ بین الاقوامی ذرائع ابلاغ پاکستان کے ٹوٹنے کی باتیں کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس حکومت سے نجات ملے گی تو ملک و قوم کی فلاح ہو گی۔ یہ حکومت عوام کے اعتماد سے یکسر محروم ہو چکی ہے۔ ایک سپر طاقت کے سہارے جینا چاہتی ہے۔

○ تحریک جعفریہ کے صدر ساجد علی نقوی نے کہا ہے کہ ایرانی صدر کا دورہ بھارت ہماری ناکام خارجہ پالیسی کی واضح مثال ہے۔

○ اے این پی کے سربراہ مسٹر اجمل خٹک نے کہا ہے کہ تحریک عدم اعتماد ہمارے ۳۰- ارکان کو گرفتار کرنے کے حکومتی منصوبے نے لیٹ کرا دی۔ حکومت نے تحریک کے خطرے کے پیش نظر ان کی گرفتاری کا منصوبہ بنایا تھا۔ اب تحریک کی تیاریاں آخری مرحلے میں ہیں۔ دینی جماعتیں بھی ہمارا ساتھ دیں گی۔ رابطے ہو گئے ہیں۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر یوسف رضا گیلانی نے کہا ہے کہ اپوزیشن کے ریفرنس اتنے اہم نہیں کہ ان پر فوری کارروائی کی جاتی۔ کبھی ہم بھی احتجاج کے لئے استعفے دے رہے تھے۔ قومی اسمبلی کی سٹینڈنگ کمیٹیوں سے علیحدہ ہونا اپوزیشن کا جمہوری حق ہے۔ لیکن اسے چاہئے کہ وہ واپس آکر اپنا جمہوری کردار ادا کرے۔

○ بھارت کے سابق وزیر خارجہ مسٹر آئی کے گجرال نے لاہور میں ایک تقریب میں کہا کہ صدر کلنٹن دوسروں کے معاملے میں دخل نہ دیں اپنا ملک سنبھالیں۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ ہم کسی اتحاد میں شامل ہوں گے اور نہ کسی کے اقتدار کے لئے زینہ بنیں گے۔ نواز شریف اور بے نظیر دونوں کا منشور ایک اور پیسے اور مقصد کا حصول ہے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ ملازمتوں کا کوٹہ میں اپنی نگرانی میں تقسیم کروں گا۔ گھپلا نہیں ہونے دیا جائے

○ پیپلز پارٹی آزاد کشمیر کے صدر بیرسٹر سلطان محمود نے کہا ہے کہ سردار قیوم تین دن میں وزارت عظمیٰ سے مستعفی نہ ہوئے تو سرکاری دفاتر پر قبضہ کر لیں گے۔ پہیہ جام کر دیں گے۔ پیپلز پارٹی نے آزاد کشمیر حکومت پر قبضہ کرنے کے کی دھمکی دیتے ہوئے کہا ہے کہ سردار قیوم کا مزید اقتدار میں رہنا آزاد کشمیر کی تعمیر و ترقی میں رکاوٹ اور تحریک آزادی کشمیر کے لئے نقصان دہ ہے۔ ان کی حکومت دھاندلی کی پیداوار ہے اس کے پاس کوئی مینڈیٹ نہیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ پیپلز پارٹی کی ہائی کمان نے حکومت کو ہٹانے کے لئے مجھے مکمل اختیارات دیئے ہیں۔ جلد نئی حکمت عملی کا اعلان کروں گا۔ ارکان اسمبلی بھی ضرورت کے وقت استعفے دے دیں گے۔

○ قومی اسمبلی کی انسداد منشیات کمیٹی کے رکن منور منج کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ لاہور ہائی کورٹ سے ضمانت کی منسوخی کے بعد وہ اسلام آباد پہنچے تو ائرپورٹ پر نارکوٹکس کنٹرول ٹاسک فورس کے عملے نے انہیں گرفتار کر لیا۔ اس سے قبل منور منج نے وزیراعظم سے ملاقات کی کوشش کی لیکن انہوں نے انکار کر دیا اور کہا کہ وہ تحقیقاتی ٹیم کو مطمئن کریں۔


خواتین توجہ فرمائیں
سلائی ● کٹائی ● چائنیز اور کانٹینینٹل کھانے سیکھیئے
چھٹی بروز اتوار سوموار
رابطہ کیلئے: عطیہ اکیڈمی 21/12 احمد جنوبی ربوہ

احمد انٹرنیشنل
فون: 211440 211550
احمد ٹریولز انٹرنیشنل اندرون ملک یا انٹرنیشنل سفر کیلئے کسی بھی ایئرلائن کی ارزاں ٹکٹوں اور بہترین خدمت کیلئے کامیاب ادارہ
احمد پراپرٹی ایکسچینج ہر قسم کی رہائشی و کاروباری جائیداد کی خرید و فروخت و کرایہ پر لین دین کیلئے تشریف لائیں
الناصر مارکیٹ بالمقابل ایوان محمود ربوہ

اکسیر موٹاپا 30/-
ہمدرد نسواں (مجربہ اٹھرا) 2/-
دوائی مفضل الہٰی برائے اولاد نرینہ 150/-
زوجام عشق 600/-
اکسیر لیکوریا کیپسول 30/-
کلین اپ چہرے کے کیل مہاسے اور جھائیوں کیلئے 20/-
سفوف اکسیر شوگر 30/-
جدید دواخانہ خدمت خلق گولبازار ربوہ فون: 659